نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

خزینۂ معرفت

المسمّٰی بہ

تذکرۂ عاشقِ ربّانی شیرِ یزدانی رحمۃ اللہ علیہ

ہر زبردست اسکی سطوت کے مقابل زیر ہے
یہ کوئی شاید محمد کا بہادر شیر ہے

سوانح حیات پاکیزہ حالات قدوۃ الواصلین شمس العاشقین عارف اکمل عالمِ باعمل مجسمۂ ہدایت چشمۂ ولایت غوث ربانی جنید زمانی شیر یزدانی محی الملت والدین حضرت مولینا مولوی قبلہ وکعبہ میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری اعلی اللہ مقامہٗ قدس سرہٗ العزیز

مؤلفہ

عالمِ لدنی واقفِ حقیقت ماہرِ طریقت یارِ غار حضرت مولینا و مرشدنا قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ حضرت مولینا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی مدظلہ العالی سلمہ اللہ تعالیٰ

مرتبہ

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

ربیع الاول ۱۳۵۰ھ

120 روپے

اسی توازن فنا وبقا نے آپ کی ولایت کو اس درجہ پر پہنچا دیا کہ کسی کو آپ کی ولایت کے انکار کی مجال نہ رہی جس مذہب کا آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا وہی آپ کی ولایت حقہ کا مقر ہو گیا۔

آج مسلمانوں میں سینکڑوں فرقے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے سخت بدظن۔ بلکہ ایک دوسرے کو کافر تک کہنے سے نہیں ڈرتے۔ لیکن جو بھی کسی فرقہ کا آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے اس سے دو چار باتیں کیں۔ یا صرف آپ کی نگاہ مسحور نے اسے دیکھا وہی آپ کی ولایت حقہ کا معترف ہو کر آیا۔ ایک بار شرقپور شریف سے واپسی کے وقت ایک بڑی فرم کا ایجنٹ میرے ہمراہ آیا۔ جو غیر مقلد تھا۔ اور اپنی زبانی قصور پر نور کے قضیۂ نامرضیہ یعنے سُنّیوں وہابیوں کے مقدمہ کا ذکر کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میاں صاحب کی ذات بابرکات بھی مسلمانوں میں عجیب چیز ہے۔ کہ میاں صاحب نے اپنے متوسلین کو لکھا۔ کہ قبروں کی وجہ سے کیوں عدالتوں میں کافروں کے سامنے ایڑیاں رگڑتے پھرتے ہو۔ فوراً صلح کر لو۔ اگر تم صلح نہ کرو گے تو میں تم سے بیزار۔ بلکہ خواص کو یہاں تک لکھ دیا کہ کسی قسم کی شہادت عدالت میں مہیا نہ ہونے دی جائے"۔

مقدمہ تو سُنیوں نے آپ کے کہنے سے نہ چھوڑا لیکن نتیجہ وہی ہوا جو آپ کو منظور تھا یعنے باوجودیکہ غیر مقلد ملزموں پر فرد جرم قائم کر دیا گیا۔ لیکن فیصلہ سُنانے کا وقت آیا تو مجسٹریٹ نے اتنا پوچھنے کے بعد کہ یہ جرمانہ کون ادا کرے گا؟ صاف بری کر دیا۔ کیونکہ اسے یہی جواب ملا کہ مُسلمان ادا کریں گے۔

بھلا خود اندازہ فرمایئے۔ آج اس درجہ کا کوئی مغلوب الحال ولی ملتا ہے۔ جو اپنے اندرونی جذبات پر ایسے قادر ہو کر اپنے مذہبی مسلک کے برخلاف اعتدال حقیقی قائم رکھنے کے لئے ایسا فیصلہ دِلوائے۔

اسی طرح ہندو۔ عیسائی۔ اور سکھ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے لیکن اس ہوا حدانہ صورت میں آپ اُن سے ملتے جلتے تھے کہ کسی کو اپنے گرو کے سوا کچھ اور نظر نہ آتا تھا۔ اور اپنے دیگر متوسلین کی طرح آپ اُن پر مہربان دکھائی دیتے تھے۔ اور وہی سلوک فرماتے جو برگزیدہ نبوت فخر الرسل والانبیاء (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے وقت کے کفار زائرین سے فرماتے۔ مگر جب اپنے مذہب کے متوسلین اور زائرین حاضر ہوئے تو آپ کے وجود باجود میں سراسر نور رسالت ہی چمکنے لگتا۔ ہر امر ہر واقعہ میں فعل رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تنبیہہ فرماتے۔ اور غیرت اسلامی کا پورا پورا جوش آپ کی طبیعت میں موجزن ہوتا۔ بات بات پر فرماتے، "کہ ہم فقیری وفیری نہیں جانتے۔ ہم تو صرف اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اپنا فرض خیال کرتے ہیں۔

فنا و بقا کے ساتھ جلال و جمال بھی برابر کا تھا جلال اگرچہ کشف و کرامت اور تصرفات کا سرچشمہ ہے۔ لیکن اس میں بیگانگی حد سے زیادہ اور توحیدی رنگ غالب ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہر چیز سے